UMAR MEDIA

جهاد فی سبیل اللہ پر

اعتراضات

کا علمی جائزہ

از: شیخ ابومحمدخالد حقاني
شهید رحمه اللّٰه

اعتراض
02

https://t.me/SHKSBBot
http://t.me/nashir_um1_bot
http://t.me/umarmediapashto_bot
http://t.me/umarmediaarabic_bot
http://t.me/umarmediaenglish_bot
https://www.umarmediattp.net
ttpspokesman.official@gmail.com

@umarmedia

سوال : محترم شیخ صاحب! بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ طالبان نے چند اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے ایک اسلامی ملک میں خون بہانا شروع کیا، یہ سراسر خارجیت کا فتنہ ہے، اسے جہاد نہیں کہا جاسکتا، چند ایک قوانین کے لئے اتنا خون کیوں بہتا ہے؟ اس اعتراض کے حوالے سے آپ کیا جواب دینا چاہیں گے؟

جواب : یہ گذشتہ سوال ہی کی طرح کا سوال ہے، اس میں بھی وہی بات دہرائی گئی ہے، البتہ اس میں ایک لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ ایک اسلامی ملک میں خون ریزی کے جواز کی بات کی ہے۔ اسلامی ملک کے حوالے سے تو ہم اپنی گذشتہ بحث میں بھی یہ بات کہہ چکے ہیں اور آج پھر سے وہی بات دہراتے ہیں کہ دیکھیں! ملک تو اُس وقت اسلامی کہلائے گا جب اس میں اسلام کے جمیع احکام کو قانون کی نظر سے دیکھا جائے، اور اسے اس بات پر موقوف نہ کیا جائے کہ یہ اُس وقت قانون بنے گا کہ جب اسمبلی اس کی تائید کرے، یا اسے ایوان کی تائید حاصل ہوجائے، تو اس وقت یہ اسلامی شمار کیا جائے گا۔ موجودہ صورتحال تو یہ ہے کہ اس ملک میں اکثر اسلامی قوانین اور اکثر احکامات اسلامیہ کو نہ صرف یہ کہ قانونی حیثیت حاصل نہیں بلکہ ان کے مقابلے میں غیر اسلامی قوانین کو باقاعدہ قانونی حیثیت حاصل ہے۔ لہٰذا ہم اسی بنیاد پر یہ بات کہتے ہیں کہ یہ ملک اسلامی نہیں ہے۔ میں عمل کی بات نہیں کر رہا، بلکہ میں یہاں قانونی حیثیت کی بات کر رہا ہوں کہ اسلامی قوانین اور احکامات کو قانونی حیثیت حاصل نہیں ہے۔

یہ تو ایک بات ہوئی، اب آتے ہیں ان کی دوسری بات کی طرف کہ "چند قوانین کے نفاذ کے لیے اتنے خون خرابے کی کیا ضرورت ہے؟"

بات یہ ہے کہ یہ اسلام ہے کوئی مذاق نہیں، یہ اپنے ساتھ کسی کی شرکت کو برداشت نہیں کرتا، قوانین چاہے دو ہوں یا چار، اسلام اس کے نفاذ کے لیے جنگ کی اجازت دیتا ہے اور یہ کوئی خارجیت اور فتنہ نہیں؟ یہ باتیں بالکل الحادی لوگوں کی باتیں ہیں۔ یہ لوگ چند قوانین کے نفاذ کی بات کرتے ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو صرف ایک قانون کی وجہ سے جنگ کی تھی، صرف ایک قانون کے لیے، دو چار قوانین اور چند قوانین تو پھر بھی اس میں ترقی ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو صرف ایک قانون کے لیے جنگ کی تھی، اور اس میں کتنا خون بہا تھا؟ کتنے صحابہ اس میں شہید ہوئے تھے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ہمارے مقتداء ہیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا: "اصحابی كالنجوم من اقتديتم فاهتديتم" اور فرمایا: "عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين"، ابوبکر رضی اللہ عنہ تو خلفائے راشدین کے سب سے پہلے نمبر پر ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہیں، صدیق ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کا انبیاء علیہم السلام کے بعد دوسرا درجہ ہے۔ مجھے تو یہ بات کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، میں یہ بات کہہ بھی نہیں سکتا کہ ان معترضین کی یہ بات کہ یہ نعوذباللہ خارجیت ہے اور فتنہ ہے، تو اس کی نسبت کس کی طرف ہوتی ہے؟ اس کی نسبت تو پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف ہوتی ہے، نعوذ باللہ من ذلک، کیوں کہ انہوں نے اسلام کے صرف ایک قانون سے انکار کی وجہ سے جنگ کی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ حقیقت میں اسلام کی روح سے محروم لوگ ہیں، اسی وجہ سے ان کے دلوں میں اس قسم کے اعتراضات پیدا ہوتے ہیں، یہ لوگ اسلامی تاریخ سے ناواقف لوگ ہیں، صحابہ کے راستے سے مخالف لوگ ہیں۔